165402- تعلیمی میدان میں طلباء کی معاونت کرنے والی تنظیموں سے تعاون لینے کا حکم

سوال

اگر ملکی قانون اجازت دیتا ہو کہ آپ ایسے عمل کریں جو حقیقت میں دھوکہ اور فراڈ پر مشتمل ہو تو کیا اس طریقہ سے حاصل کرنا مال حلال ہوگا ؟
مثال کے طور پر جہاں میں رہتا ہوں اس ملک کا قانون یونیورسٹی کے طلباء کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے تعلیمی میدان میں مختلف اخراجات پورے کرنے کے لیے مختلف تنظیموں سے بطور معاونت کچھ مال لے سکتے ہیں.
کیا مسلمان شخص کے لیے اس حالت میں اس طرح کا مال حاصل کرنا جائز ہے، یعنی کیا اس کے لیے یہ مال لینا حلال ہوگا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

مذکورہ نظام میں ہمیں تو کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوئی جو دھوکہ اور فراڈ میں شامل ہوتا ہو؛ بلکہ دھوکہ اور فراڈ تو اس طرح ہوتا ہے کہ اگر نظام میں کچھ شروط متعین کی گئی ہوں اور ان شروط پر عمل نہ کیا جائے بلکہ مخالفت کرتے ہوئے مال حاصل کریں یا پھر قانون کے خلاف کوئی حیلہ کر کے کوئی چیز حاصل کی جائے تو یہ دھوکہ ہوگا.

لیکن کسی مسلمان شخص کے شایان شان نہیں کہ وہ ضرورتمند نہ ہوتے ہوئے بھی ان تنظیموں سے معاونت طلب کرتا پھرے؛ کیونکہ اس حالت میں وہ مانگنے والا شمار ہوگا اور اس کا ہاتھ نچلا شمار کیا جائیگا.

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے عطا کیا، میں نے پھر مانگا تو آپ نے اور دیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے حکیم یہ مال بہت میٹھا اور سر سبز و شاداب ہے جس نے یہ مال سخاوت نفس کے ساتھ لیا تو اس کے لیے اس میں برکت کی جائیگی، اور جس نے اسے اشراف نفس کے ساتھ حاصل کیا (یعنی طلب کرتے ہوئے لیا) تو اس میں کوئی برکت نہیں کی جائیگی، بالکل اس شخص کی طرح ہے جو کھائے اور اس کا پیٹ نہیں بھرتا، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے " صحیح بخاری حدیث نمبر (1403) صحیح مسلم حدیث نمبر (1035).

جب شریعت اسلامیہ یہ پسند نہیں کرتی کہ مسلمان شخص نیچے ہاتھ والا یعنی مانگنے والا ہو، اگرچہ اوپر والا یعنی دینے والا ہاتھ بھی مسلمان کا ہو تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اگر دینے والا ہاتھ کافر کا ہو !؟

اور اگر ان تنظیموں سے معاونت حرام طریقہ سے ہی حاصل ہو سکتی ہو یعنی جھوٹ بول کر یا دھوکہ اور فراڈ کے لیے ذریعہ یا پھر اگر اس معاونت میں طالب علم کے دین یا اسکے نفس کو فتنہ میں ڈالنے کا سبب بنے تو بھی جائز نہیں.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ان کے لیے کفار ممالک سے مدد لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اگر اس کے نتیجہ میں کوئی واجب اور فرض نہ چھوڑا جاتا ہو، یا پھر کسی حرام اور ممنوعہ کام کا ارتکاب نہ ہو.

انہیں گورنمنٹ کے طریقہ کے مطابق معاونت حاصل کرنی چاہیے، اس کے حصول کے لیے انہیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے " انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (239/28).

مزید اسی مسئلہ میں تفصیل دیکھنے کے لیے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں :

سوال نمبر (6357) اور (7959) اور (52810).

واللہ اعلم.